REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ — یوم یکشنبہ — ۱۲ شعبان ۱۳۷۶ھ — فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ — ۲۴ امان ۱۳۳۶ ہش — ۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء — نمبر ۷۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ مارچ - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:
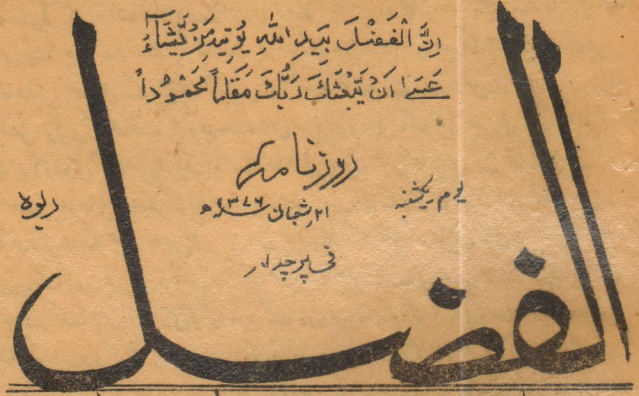
مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس کی مختصر روئیداد

انتخاب خلافتِ احمدیہ کے متعلق قرارداد - ایجنڈے کی مختلف تجاویز پر غور و فکر کیلئے متعدد سب کمیٹیوں کی تشکیل

جماعت احمدیہ کی اڑتیسویں مجلس مشاورت کا افتتاحی اجلاس مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۵۷ء کو ۲½ بجے بعد دوپہر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں شروع ہوا۔ اس اجلاس کی مختصر رپورٹ اپنے الفاظ میں درج ذیل کی جاتی ہے۔

مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس میں آزاد کشمیر مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کی سینکڑوں جماعتوں کے علاوہ بیرونی ممالک مثلاً انڈونیشیا ڈچ گی آنا گولڈ کوسٹ چین، شام، مشرقی افریقہ، عدن اور ٹرینیڈاڈ کے ۱۳۴ نمائندوں نے شرکت کی:

حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تشریف لانے اور کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد مکرم ماسٹر نصر اللہ صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندگان شوریٰ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس شوریٰ کا افتتاح کروں گا دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ملک اور سلسلہ احمدیہ دونوں کے لئے دعا کریں۔ اور ہمیشہ ہی دونوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ دوستوں کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ اگر ملک کی ترقی نہیں ہوگی۔ تو جماعت کی ترقی بھی نہیں ہوگی۔

. . . . . . جماعت بھی ملک میں ہی ہے۔ اگر مالی لحاظ سے ہمارا ملک ترقی کرے گا تو اس کے نتیجہ میں جماعت کی مالی حالت میں بھی ترقی ہوگی۔ اور آپ لوگوں کے چندے بڑھیں گے، اور اس طرح جماعت کے کاموں میں وسعت پیدا ہوگی۔ اسی طرح اگر تجارتی ترقی ہو۔ تو زرمبادلہ حاصل کرنے میں سہولتیں ہو جائیں گی۔

خدا کے فضل سے ہماری جماعتیں یورپ، امریکہ، افریقہ اور دوسرے غیر ممالک میں بھی قائم ہیں۔ اور وہاں کے احمدی احباب بھی خدمتِ دین کے لئے چندے دیتے ہیں، اس طرح کچھ ہماری مدد اور کچھ ان لوگوں کی ہمت سے غیر ممالک میں خدمتِ اسلام کا فریضہ ادا ہوتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ ہمارے ملک کو ترقی دے۔ اور اس کے نتیجہ میں زرمبادلہ بڑھ جائے۔ تو ہم بیرونی ممالک میں اور زیادہ مسجدیں بنا سکتے ہیں۔ اور وہاں تبلیغ کے نظام کو اور زیادہ وسیع کر سکتے ہیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر یہ بھی دعائیں کرو کہ جن باتوں پر غور کرنے کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے متعلق صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق دے۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے فیصلے کریں۔ جو اسلام کی ترقی سچائی کے قیام اور امن کے بڑھانے میں ممد ہوں۔ اور ان چیزوں کے حق میں کسی طرح بھی مضر نہ ہوں۔ پھر یہ دعائیں بھی کرو کہ وہ باتیں ہی ہمارے ذہن میں آئیں۔ جو ہمارے نزدیک ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہوں۔ تاکہ ان باتوں سے ہمیں بھی فائدہ پہونچے۔ اور دین اسلام کو بھی فائدہ پہونچے:

دوران تقریر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا۔ آپ لوگوں نے بجٹ پر بھی غور کرنا ہے۔ جہاں آپ بجٹ پر غور کریں۔ وہاں آپ بجٹ کے پورا کرنے کے ذرائع پر بھی غور کریں کیونکہ بجٹ جب تک پورا نہ ہو اس کو بنانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ پس یہ بھی دعا کرنی چاہیئے کہ بجٹ بنانے اور اس کو پاس کرنے کی ہی توفیق نہ ملے بلکہ اللہ ہم کو اس سے بھی زیادہ سلسلہ کے لئے قربانی کرنے کی توفیق دے اور وہ وقت آجائے۔ کہ بجٹ کروڑوں اور اربوں تک پہونچ جائے۔ دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہ ہو۔ جہاں اسلام کے مبلغ موجود نہ ہوں اور جہاں مسجدیں تعمیر نہ ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ملک کو بھی ترقی دے۔ تا حکومت ہمیں کھلے دل سے زرمبادلہ دے سکے۔ اور ہم دنیا کے چپے چپے پر مسجدیں بنا سکیں!

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کے لئے دعا کی درخواست

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آجکل بہت ناساز ہے۔ اور آپ سرگنگارام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں:

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روز نامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۵۷ء

یوم جمہوریہ

آج ۲۳ مارچ جبکہ الفضل آپ کے ہاتھ میں پہنچے گا۔ ہمارے لئے ایک نہایت مبارک دن ہے۔ کیونکہ آج کے دن ہی گذشتہ سال جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کا دستور مکمل و منظور ہو کر ملک میں نافذ ہوا تھا۔ اس لئے اہل پاکستان کے لئے یہ نہایت خوشی کا دن ہے۔ اگرچہ دستور کی ترتیب دینے میں ہمارے صاحبان اقتدار نے بہت زیادہ عرصہ صرف کیا۔ لیکن آخر وہ ایک ایسا دستور بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ جس پر کم سے کم جرح قدح کی گئی۔ اور جس کو ملک کی تمام پارٹیوں نے قابل قبول تصور کیا۔ یہاں تک کہ ہمارے دینی اہل علم حضرات نے بھی جو دراصل بالواسطہ یا بلاواسطہ دستور کی تکمیل میں زیادہ تر روک بنے رہے ہیں۔ اس کا خیر مقدم کیا۔ اور اگرچہ مجلس دستور ساز میں اسلامی فعات پر بہت لے دے ہوئی۔ تاہم یہ کام بخوبی سرانجام پا گیا۔

ہم احمدیوں کے لئے یہ دن اس لحاظ سے اور بھی مبارک اور باعث مسرت ہے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بیعت لینی شروع کی۔ اس لئے ہمارے لئے یہ مبارک دن دوہری خوشی کا باعث ہے۔

برصغیر ہند وسط اگست ۱۹۴۷ء تک ایک غیر ملکی قوم کے ماتحت تھا۔ اور برطانیہ اس وقت تک اس عظیم خطہ ارضی کے سیاہ و سفید کا مالک تھا۔ لیکن دو عالمگیر جنگوں کی وجہ سے دنیا کے حالات کچھ ایسے پلٹ ہو گئے۔ کہ آخر برطانیہ کو اس ملک کو خیرباد کہنا پڑا۔ اور وہ اپنی مصالح کے پیش نظر خود ہی ہمارے ملک سے دستبردار ہو گیا۔ اور غیر ملکی حکومت کے خلاف مسلح جدوجہد کے بغیر ہی ہم آزاد ہو گئے۔

چونکہ اس وسیع خطۂ ارضی پر مختلف مذاہب کے لوگ آباد تھے۔ اور چونکہ اکثریت یہاں ایک ایسی قوم کی تھی۔ جو صدیوں کی بے بسی کی وجہ سے احساس کمتری کی بیمار تھی۔ اس لئے یہ ممکن نہ تھا۔ کہ مسلمان جو یہاں سب سے بڑی اقلیت تھے۔ برطانیہ کی بجائے ایسی اکثریت کا جوا اپنے کندھوں پر برداشت کر سکتے۔ اس لئے ان کو دو دستی پُرامن جنگ لڑنی پڑی۔ جس کے نتیجہ میں یہ برصغیر دو حصوں میں منقسم ہو گیا۔

اگرچہ جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ برصغیر ہند کی آزادی کے لئے ہمیں مسلح اور خونی جدوجہد نہ کرنی پڑی لیکن ہماری جہالت اور بے وقوفی کی وجہ سے اس خطہ کی مٹی کو بھی اپنے بسنے والوں کے خون کا مزہ چکھنا پڑا۔ اور آسمان نے یہاں مظالم اور سفاکیوں کے ایسے ایسے مناظر دیکھے۔ کہ شاید مسلح بغاوت کی صورت میں بھی وہ نہ دیکھتا۔

اگر برصغیر ہند کے عوام و خواص میں عقل ہوتی۔ تو جس طرح پرامن طریقہ سے ہمیں اللہ تعالےٰ نے آزادی جیسی نعمت عطا کی تھی۔ ہم سجدۂ شکرانہ میں اس کے سامنے گر جاتے مگر اسکی بجائے ہم نے ایک دوسرے کو تباہ کرنے کی ٹھان لی۔ اور قساوت قلبی کے وہ وہ جوہر دکھائے۔ کہ جس کی نظیر تاریخ میں شاید ہی مل سکتی ہو۔

خیر۔ اس طرح نہ تو پاکستان ہی مٹ سکا۔ اور نہ اس کو کوئی ضعف ہی پہنچا۔ اور یہ واقعی حیرت ناک ہے۔ کہ اگرچہ تقسیم میں بھی اس کے ساتھ بہت بڑی بے انصافیاں کی گئی تھیں۔ جن کے آثار بے شک اب تک بھی موجود ہیں۔ چنانچہ کشمیر کا معاملہ ابھی تک سوہانِ روح بنا ہوا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اور باوجود اس کے کہ بعض اندرونی بے اطمینانیاں ہر وقت موجود چلی آتی ہیں۔ پاکستان روز بروز مضبوط ہوتا گیا ہے۔ اور ترقی پر ترقی کی منازل طے کرتا چلا گیا ہے۔

آج خدا تعالےٰ کے فضل سے ہم یوم جمہوریہ پاکستان منا رہے ہیں۔ آج وہ دن ہے۔ کہ ہم حقیقت میں پوری پوری آزادی کے مالک ہوئے۔ اور دنیا کی پوری پوری آزاد اقوام کی برادری میں فخر سے سر اونچا کر کے بیٹھنے کے قابل ہوئے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ نہایت ہی مبارک دن ہے۔ اور جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔ خاصکر احمدیوں کے لئے یہ دوہری خوشیوں کا دن ہے۔ اور اس لئے بھی کہ گو ہم نے بعض لوگوں کی حماقت کی وجہ سے اس سرزمین کو خون ناک کیا۔ پھر بھی اصولاً ہم کو یہ آزادی پُرامن طریقوں سے حاصل ہوئی۔ جس کا ہمیں اللہ تعالےٰ کے حضور بہرحال شکرگذار ہونا چاہیئے۔ اور آج کے دن بجائے لہو و لعب میں صرف کرنے کے ہمیں خاص طور پر اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ وہ پاک اور عزیز و حکیم ذات جس نے ہمیں آزادی جیسی نعمت عطا کی ہمیں ہمیشہ تک اس آزادی کو قائم رکھنے اور اپنے ملک کو زیادہ سے زیادہ خوشحال بنانے میں مدد کرتی رہے۔ اور ہمیں توفیق عطا کرے۔ کہ ہم سب مل کر اس ملک کو واقعی ایک نمونہ کا اسلامی ملک بنا دیں۔ اور نہ صرف یہ ملک ہی اللہ تعالےٰ کا ملک بن جائے۔ بلکہ تمام اسلامی ممالک تو کیا بلکہ تمام کرۂ ارضی کے ممالک حقیقی طور پر اس کے ملک بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی توفیق دے۔ کہ ہم اسلامی اخلاق عدل۔ انصاف اور اتحاد و اتفاق کا ایک ایسا اونچا معیار قائم کریں۔ کہ اس کے اثر سے تمام دنیا کی فضا ہر قسم کی بت پرستیوں سے پاک ہو جائے۔ اور اللہ اکبر کی صداؤں سے گونج اٹھے۔ آمین۔

ناظر صاحب امور خارجہ کی طرف سے صدر جمہوریہ مصر کے نام

مبارکباد کا تار اور اس کا جواب

غزہ اور خلیج عقبہ کے علاقے مصر کو واپس ملنے پر مکرم ناظر صاحب امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے جمہوریۂ مصر کے صدر جناب جمال عبد الناصر کو تار کے ذریعہ مبارک باد کا ایک پیغام ارسال کیا تھا۔ اس کے جواب میں ان کی طرف سے حسب ذیل برقی پیغام موصول ہوا ہے:۔

Secretary Ahmadiyya Community
Rabwah

I offer my sincere thanks to you and the members of the community for your cardial greetings and noble sentiments. I send you all my warmest good wishes.

Gamal Abdul Nasir

ترجمہ:۔ سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ ربوہ

دلی مبارک باد اور نیک جذبات کے اظہار پر میں آپ کا اور جماعت احمدیہ کے افراد کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ نیز نہایت گرم جوشی کے ساتھ آپ سب کے لئے نیک خواہشات کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔

جمال عبد الناصر ۱۸ ۳/۵۷

درخواست ہائے دعاء

(۱) مکرم نذیر احمد صاحب فاروقی کارکن نظارت امور عامہ بیمار ہیں۔ ان کے اعصاب پر ضعف کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(۲) تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء کے سالانہ امتحانات ۱۸ ۳/۵۷ سے شروع ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ داؤد احمد محلہ دار الصدر غربی ربوہ

(۳) خاکسار امسال امتحان انٹرمیڈیٹ (انگلش) میں شریک ہو رہا ہے۔ احباب سے نمایاں کامیابی کی درخواست دعا ہے۔ خاکسار محمد یوسف احمدی ملتان چھاؤنی۔

(۴) میں اس سال بی اے فائنل کا امتحان دے رہا ہوں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ برکات احمد ذبیح سیکرٹری حیدرآباد۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی افتتاحی تقریر

اگر تم حقیقی انصار اللہ بن جاؤ اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کر لو تو تمہارے اندر خلافت بھی دائمی طور پر رہے گی

اگر تم نے خلافت کو ہمیشہ قائم رکھا تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں تباہ نہیں کر سکے گی

اپنی اولادوں کی صحیح تربیت کرو اور انکے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرو

فرمودہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے گزشتہ سالانہ اجتماع میں جو افتتاحی تقریر فرمائی تھی اس کی پہلی قسط الفضل ۱۲ مارچ میں شائع ہو چکی ہے۔ اب دوسری قسط درج ذیل کیجاتی ہے۔ یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ خاکسار۔ محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

فرمایا:۔

یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے۔ یعنے اللہ تعالےٰ کے مددگار۔ گویا تمہیں اللہ تعالےٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ازلی اور ابدی ہے۔ اس لئے تم کو بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ

ابدیت کے مظہر

ہو جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنے خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم رکھتے چلے جاؤ۔ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسل چلتا چلا جاوے۔ اور اس کے دو ذریعے ہو سکتے ہیں۔ ایک ذریعہ تو یہ ہے۔ کہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی جائے۔ اور اس میں خلافت کی محبت قائم کی جائے۔ اسی لئے میں نے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم قائم کی تھی۔ اور خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ یہ اطفال اور خدام آپ لوگوں کے ہی بچے ہیں۔ اگر اطفال الاحمدیہ کی تربیت صحیح ہوگی۔ تو خدام الاحمدیہ کی تربیت صحیح ہوگی۔ اور اگر خدام الاحمدیہ کی تربیت صحیح ہوگی۔ تو اگلی نسل انصار اللہ کی اعلےٰ ہوگی۔ میں نے سیڑھیاں بنا دی ہیں۔ آگے

کام کرنا تمہارا کام ہے

پہلی سیڑھی اطفال الاحمدیہ ہے۔ دوسری سیڑھی خدام الاحمدیہ ہے۔ تیسری سیڑھی انصار اللہ ہے۔ اور چوتھی سیڑھی خدا تعالےٰ ہے۔ تم اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرو۔ اور دوسری طرف خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگو تو یہ چاروں سیڑھیاں مکمل ہو جائیں گی

اگر تمہارے اطفال اور خدام ٹھیک ہو جائیں اور پھر تم بھی دعائیں کرو۔ اور خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کر لو۔ تو پھر تمہارے لئے عرش سے نیچے کوئی جگہ نہیں اور جو عرش پر چلا جائے وہ بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔ دنیا حملہ کرنے کی کوشش کرے۔ تو وہ زیادہ سے زیادہ سو دو سو فٹ پر حملہ کر سکتی ہے۔ وہ عرش پر حملہ نہیں کر سکتی۔ پس اگر تم اپنی اصلاح کر لوگے۔ اور خدا تعالےٰ سے دعائیں کروگے۔ تو تمہارا اللہ تعالےٰ سے تعلق قائم ہو جائے گا۔ اور اگر تم

حقیقی انصار اللہ بن جاؤ

اور خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کر لو۔ تو تمہارے اندر خلافت بھی دائمی طور پر رہے گی۔ اور وہ عیسائیت کی خلافت سے بھی لمبی چلے گی۔ عیسائیوں کی تعداد تو تمام کوششوں کے بعد مسلمانوں سے قریباً دگنی ہوئی ہے۔ مگر تمہارے متعلق تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی ہے کہ اللہ تعالےٰ تمہاری تعداد کو اتنا بڑھا دے گا۔ کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ کہ دوسرے تمام مذاہب ہندو ازم۔ بدھ مت۔ عیسائیت اور شنٹو ازم وغیرہ کے پیرو تمہارے مقابلہ میں بالکل ادنےٰ اقوام کی طرح رہ جائیں گے۔ یعنے ان کی تعداد تمہارے مقابلہ میں ویسی ہی حقیقت ہوگی۔ جیسے آجکل ادنےٰ اقوام کی دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں ہے۔ وہ دن جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے یقیناً آئے گا۔ لیکن جب آئے گا۔ تو

اسی ذریعہ سے آئے گا کہ

خلافت کو قائم رکھا جائے

تبلیغ اسلام کو قائم رکھا جائے۔ تحریک جدید کو مضبوط کیا جائے۔ اشاعت اسلام کے لئے جماعت میں شغف زیادہ ہو۔ اور دنیا کے کسی کونہ کو بھی بغیر مبلغ کے نہ چھوڑا جائے۔ مجھے بیرونی ممالک سے کثرت سے چٹھیاں آرہی ہیں۔ کہ مبلغ بھیجے جائیں۔ اس لئے ہمیں تبلیغ کے کام کو بہرحال وسیع کرنا پڑے گا۔ اور اتنا وسیع کرنا پڑے گا۔ کہ موجودہ کام اس کے مقابلہ میں لاکھواں حصہ بھی نہ رہے میں نے بتایا ہے کہ خلافت کی وجہ سے رومن کیتھولک اس قدر مضبوط ہو گئے ہیں۔ کہ ایک دفعہ میں نے پڑھا کہ ان کے ۷۴ لاکھ مبلغ ہیں۔ ان سے اپنا مقابلہ کرو۔ اور خیال کرو کہ تم سو ڈیڑھ سو مبلغوں کے اخراجات پر ہی گھبرانے لگ جاتے ہو۔ اگر تم ان سے تین چار گنے زیادہ طاقت ور بننا چاہتے ہو۔ تو ضروری ہے کہ تمہارا دو کروڑ مبلغ ہو۔ لیکن

اب یہ حالت ہے

کہ ہمارے سب مبلغ ملا لئے جائیں۔ تو ان کی تعداد دو سو کے قریب بنتی ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ عیسائیوں کو مسلمان کر لیں۔ بدھوں کو مسلمان کر لیں۔ شنٹو ازم والوں کو مسلمان کر لیں۔ کنفیوشس ازم کے پیروؤں کو مسلمان کر لیں۔ تو اس کے لئے دو کروڑ مبلغوں کی ضرورت ہے اور ان مبلغوں کو پیدا کرنا اور پھر ان

سے کام لینا بغیر خلافت کے نہیں ہو سکتا۔ ہمارے ملک میں

ایک کہانی مشہور ہے

کہ ایک بادشاہ جب مرنے لگا۔ تو اس نے اپنے تمام بیٹوں کو بلایا۔ اور انہیں کہا ایک جھاڑو لا دو۔ ایک جھاڑو لے آئے۔ اس نے اس کا ایک ایک تنکا انہیں دیا۔ اور کہا اسے توڑو۔ اور انہوں نے اسے فوراً توڑ دیا۔ پھر اس نے سارا جھاڑو انہیں دیا۔ کہ اب اسے توڑو۔ انہوں نے باری باری پورا زور لگایا۔ مگر وہ جھاڑو ان سے نہ ٹوٹا۔ اس پر اس نے کہا میرے بیٹو! دیکھو میں نے تمہیں ایک ایک تنکا دیا۔ تو تم نے اسے بڑی آسانی سے توڑ دیا۔ لیکن جب سارا جھاڑو تمہیں دیا تو باوجود اس کے کہ تم نے پورا زور لگایا۔ وہ تم سے نہ ٹوٹا اسی طرح اگر تم میرے مرنے کے بعد بکھر گئے۔ تو ہر شخص تمہیں تباہ کر سکے گا۔ لیکن

اگر تم متحد رہے

تو تم ایک مضبوط رسے کی طرح بن جاؤگے۔ جسے دنیا کی کوئی طاقت توڑ نہیں سکے گی۔ اسی طرح اگر تم نے خلافت کے نظام کو توڑ دیا۔ تو تمہاری کوئی حیثیت باقی نہیں رہے گی۔ اور تمہیں دشمن کھا جائیگا۔ لیکن اگر تم نے خلافت کو قائم رکھا۔ تو

دنیا کی کوئی طاقت تمہیں تباہ نہیں کر سکے گی

تم دیکھ لو۔ ہماری جماعت کتنی غریب ہے۔ لیکن خلافت کی وجہ سے اسے بڑی حیثیت حاصل ہے۔ اور اس نے وہ کام کیا ہے۔ جو دنیا کے دوسرے مسلمان نہیں کر سکے۔ مصر کا ایک اخبار الفتح ہے۔ جو سلسلہ کا شدید مخالف ہے۔ اس میں ایک دفعہ کسی نے مضمون لکھا۔ کہ گذشتہ ۱۳۰۰ سال میں مسلمانوں میں بڑے بڑے بادشاہ گزرے ہیں۔ مگر انہوں نے اسلام کی وہ خدمت نہیں کی۔ جو اس غریب جماعت نے کی ہے۔ اور یہ چیز ہر جگہ نظر آتی ہے۔ یورپ والے بھی اسے مانتے ہیں۔ اور ہمارے مبلغوں کا بڑا اعزاز کرتے ہیں۔ اور انہیں اپنی دعوتوں اور دوسری تقریبوں میں بلاتے ہیں۔ اسرائیلیوں کو ہم سے شدید مخالفت ہے۔ مگر پچھلے دنوں جب ہمارا مبلغ واپس آیا۔ تو اسے وہاں کے صدر کی چٹھی ملی۔ کہ جب آپ واپس جائیں۔ تو مجھے مل کر جائیں۔ اور جب وہ اسے ملنے کے لئے گئے۔ تو ان کا بڑا اعزاز کیا گیا۔ اور اسی موقع پر ان کے فوٹو لئے گئے۔ اور پھر ان فوٹوؤں کو

حکومت اسرائیل

نے تمام مسلمان ممالک میں چھپوایا۔ انہوں نے ان فوٹوؤں کو مصر میں بھی چھپوایا۔ عرب ممالک میں بھی چھپوایا۔ افریقہ میں بھی چھپوایا۔ اور ہندوستان میں بھی ان کی اشاعت کی۔ جب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب شام گئے۔ تو وہاں کے صدر نے انہیں کہا۔ کہ کیا آپ کی اسرائیل سے صلح ہو گئی ہے۔ انہوں نے اسے بتایا۔ کہ ہماری اسرائیل سے کوئی صلح نہیں ہوئی۔ بلکہ ہم اس کے شدید مخالف ہیں۔ غرض وہ اسرائیل جو عرب ممالک سے صلح نہیں کرتا۔ اس نے دیکھا۔ کہ احمدیوں کی طاقت ہے۔ اس لئے ان سے صلح رکھنی ہمارے لئے مفید ہوگی۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ ان لوگوں سے خواہ مخواہ ٹکر نہیں لینی چاہیئے۔ گو اس کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہوگی۔ کیونکہ احمدی اسرائیل کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ میں خنجر سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اسرائیل مدینہ کے بہت قریب ہے۔ وہ اگر ہمارے مبلغ کو اپنے ملک کا بادشاہ بھی بنالیں۔ تب بھی ہماری دلی خواہش یہی ہوگی۔ کہ ہمارا بس چلے تو اسرائیل کو سمندر میں ڈبو دیں۔ اور فلسطین کو ان سے

پاک کر کے مسلمانوں کے حوالہ کر دیں۔ بہرحال ان کی یہ خواہش تو کبھی پوری نہیں ہوگی۔ لیکن وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ جماعت اگرچہ چھوٹی ہے۔ لیکن متحد ہونے کی وجہ سے اسے ایک طاقت حاصل ہے۔ اس طاقت سے ہمیں خواہ مخواہ ٹکر نہیں لینی چاہیئے۔ چنانچہ وہ ہم سے ڈرتے ہیں۔ پاکستان میں ہمارے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ ان لوگوں کی کوئی طاقت نہیں۔ انہیں اقلیت قرار دے دینا چاہیئے۔ حالانکہ یہاں ہماری تعداد لاکھوں کی ہے۔ لیکن اسرائیل میں ہماری تعداد چند سو کی ہے۔ پھر بھی وہ چاہتے ہیں۔ کہ ہماری دلجوئی کی جائے۔ اور یہ محض

خلافت کی ہی برکت ہے

وہ جانتے ہیں کہ چاہے ہمارے ملک میں چند سو احمدی ہیں۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ پر جمع ہیں۔ اگر انہوں نے آواز اٹھائی۔ تو ان کی آواز صرف فلسطین میں ہی نہیں رہے گی۔ بلکہ ان کی آواز شام میں بھی اٹھے گی۔ عراق میں بھی اٹھے گی۔ مصر میں بھی اٹھے گی۔ ہالینڈ میں بھی اٹھے گی۔ فرانس میں بھی اٹھے گی۔ سپین میں بھی اٹھے گی۔ انگلستان میں بھی اٹھے گی۔ سکنڈے نیویا میں بھی اٹھے گی۔ سوئٹزرلینڈ میں بھی اٹھے گی۔ امریکہ میں بھی اٹھے گی۔ انڈونیشیا میں بھی اٹھے گی۔ یہ لوگ

تمام ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں

اگر ان سے برا سلوک کیا گیا۔ تو تمام ممالک میں اسرائیل بدنام ہو جائے گا۔ اس لئے ان سے بگاڑ مفید نہیں ہوگا۔ یہی وجہ ہے جس کی وجہ سے وہ ہمارے مبلغ کا اعزاز کرتے ہیں۔ اسی طرح جب تقسیم ملک ہوئی۔ تو ہمارے مبلغوں نے تمام ممالک میں ہندوستان کے خلاف پراپیگنڈا کیا۔ اس وقت لنڈن میں چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام تھے۔ انہیں پنڈت نہرو نے لکھا۔ کہ آپ لوگوں نے تمام دنیا میں ہمیں اس قدر بدنام کر دیا ہے۔ کہ ہم کسی ملک کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔ اب دیکھ لو پنڈت نہرو باقی تمام مسلمانوں سے نہیں ڈرے۔ انہیں ڈر محسوس ہوا۔ تو صرف احمدیوں سے اور اس کی وجہ محض ایک مقصد پر جمع ہونا تھی۔ اور یہ طاقت اور قوت جماعت کو کس طرح نصیب ہوئی۔ یہ صرف خلافت ہی کی برکت تھی جس نے احمدیوں کو ایک نظام میں پرو دیا۔ اور اس کے نتیجہ میں انہیں طاقت حاصل ہو گئی۔ میرے سامنے اس وقت چودھری غلام حسین صاحب بیٹھے ہیں۔ جو مخلص احمدی ہیں اور صحابی ہیں۔ یہ اپنی آواز کو امریکہ کس طرح پہنچا سکتے ہیں۔ یہ اپنی آواز کو انگلینڈ کیسے پہنچا سکتے ہیں۔ یہ اپنی آواز

کو فرانس جرمنی اور سپین میں کیسے پہنچا سکتے ہیں یہ بے شک جوشیلے احمدی ہیں۔ مگر یہ اپنی آواز دوسرے ملک میں اپنے دوسرے احمدی بھائیوں کے ساتھ مل کر ہی پہنچا سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔ اسی مل کر کام کرنے سے اسرائیل کو ڈر پیدا ہوا۔ اور اسی مل کر کام کرنے سے ہی پاکستان کے مولوی ڈرے۔ اور انہوں نے ملک کے ہر کونہ میں یہ جھوٹا پراپیگنڈا شروع کر دیا۔ کہ احمدیوں نے ملک کے سب کلیدی عہدے سنبھال لئے ہیں۔ انہیں اقلیت قرار دیا جائے۔ اور ان عہدوں سے انہیں ہٹا دیا جائے۔ حالانکہ کلیدی عہدے انہی کے پاس ہیں۔ ہمارے پاس نہیں۔ یہ سب طاقت خلافت کی وجہ سے ہے خلافت کی وجہ سے ہی ہم اکٹھے رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے کی مدد کی ہے۔

اب اس فتنہ کو دیکھو۔ جو ۱۹۵۳ء کے بعد جماعت میں اٹھا۔ اس میں سارے احراری فتنہ پردازوں کے ساتھ ہیں۔ تمہیں یاد ہے کہ ۱۹۵۳ء میں بھی احراری اپنا سارا زور لگا چکے ہیں۔ اور بری طرح ناکام ہوئے ہیں۔ اور اس دفعہ بھی وہ ضرور ناکام ہوں گے۔ اس دفعہ اگر انہوں نے یہ خیال کیا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اولاد ان کے ساتھ ہے۔ اس لئے وہ جیت جائیں گے۔ تو انہیں جان لینا چاہیئے۔ کہ جماعت کے اندر اتنا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کے مقابلہ میں خواہ کوئی اٹھے جماعت احمدیہ اس کا کبھی ساتھ نہیں دے گی۔ کیونکہ انہوں نے دلائل اور معجزات کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے۔ ان میں سے ہر شخص نے اپنے اپنے طور پر تحقیقات کی ہے۔ کوئی گوجرانوالہ میں تھا۔ کوئی گجرات میں تھا۔ کوئی شیخوپورہ میں تھا۔ وہاں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں پہنچیں۔ اور آپ کے دلائل نقل کر کے بھجوائے گئے۔ تو وہ لوگ ایمان لے آئے۔ پھر ایک دھاگہ میں پروئے جانے کی وجہ سے انہیں طاقت حاصل ہو گئی۔ اب دیکھ لو۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی طاقت تھی۔ کہ آپ نے اعلان فرمادیا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ بس حضرت مسیح علیہ السلام کی موت سے ساری عیسائیت مر گئی۔ اب

یہ کتنا صاف مسئلہ تھا

مگر کسی اور مولوی کو نظر نہ آیا۔ سارے علماء کتابیں پڑھتے رہے۔ لیکن ان میں سے کسی کو یہ مسئلہ نہ سوجھا۔ اور وہ حیران تھے۔ کہ عیسائیت کا مقابلہ کیسے کریں۔ حضرت مرزا صاحب نے آکر عیسائیت کے زور کو توڑ دیا۔ اور وفات مسیح کا ایسا مسئلہ بیان کیا۔ کہ ایک طرف مولویوں کا زور ٹوٹ گیا۔ تو دوسری طرف عیسائی ختم ہو گئے۔ بھیرہ میں ایک غیر احمدی حکیم

الٰہ دین صاحب ہوتے تھے۔ وہ اپنے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے بھی بڑا حکیم سمجھتے تھے۔ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی حکیم فضل دین صاحب رضی اللہ عنہ انہیں ملنے کے لئے گئے۔ اور انہوں نے چاہا کہ وہ انہیں احمدیت کی تبلیغ کریں۔ حکیم الٰہ دین صاحب بڑے رعب والے شخص تھے وہ جوش میں آگئے اور کہنے لگے۔ "تو کل کا بچہ ہے۔ اور مجھے تبلیغ کرنے آیا ہے۔ تو احمدیت کو کیا سمجھتا ہے۔ میں اسے خوب سمجھتا ہوں۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنی مشہور کتاب براہین احمدیہ لکھی جس سے اسلام تمام مذاہب پر غالب ثابت ہوتا تھا۔ مگر مولویوں نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ حضرت مرزا صاحب کو غصہ آیا۔ اور انہوں نے کہا۔ اچھا تم بڑے عالم بنے پھرتے ہو۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرآن کریم سے فوت شدہ ثابت کر دیتا ہوں۔ تم اسے زندہ ثابت کر کے دکھاؤ۔ گویا آپ نے یہ مسئلہ ان مولویوں کو ذلیل کرنے کے لئے بیان کیا تھا۔ ورنہ درحقیقت آپ کا یہی عقیدہ تھا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ پھر حکیم صاحب نے ایک گندی گالی دے کر کہا۔ کہ مولوی لوگ پورا زور لگا چکے ہیں۔ مگر حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ میں ناکام رہے ہیں۔ اس کا اب ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سب مل کر حضرت مرزا صاحب کے پاس جائیں۔ اور کہیں ہم آپ کو سب سے بڑا عالم تسلیم کرتے ہیں۔ ہم ہارے اور آپ جیتے۔ اور اپنی پگڑیاں ان کے پاؤں پر رکھ دیں۔ اور درخواست کریں کہ اب آپ ہی قرآن کریم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی ثابت کر دیں۔ ہم تو پھنس گئے ہیں۔ اب معافی چاہتے ہیں۔ اور آپ کو

اپنا استاد تسلیم کرتے ہیں

اگر مولوی لوگ ایسا کریں۔ تو دیکھ لینا حضرت مرزا صاحب نے قرآن کریم میں سے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ثابت کر دینا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ عظمت دی ہے۔ کہ آپ کے مقابلہ میں اور کوئی نہیں ٹھیر سکتا۔ چاہے وہ کتنا ہی بڑا ہو۔ کیونکہ اگر وہ جماعت میں بڑا ہے۔ تو

آپ کی غلامی کی وجہ سے

بڑا ہے۔ آپ کی غلامی سے باہر نکل کر اس کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ مجھے یاد ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ والسلام نے اپنی کتاب چشمہ معرفت

تو کسی مسئلہ کے متعلق آپ کو خیال پیدا ہوا کہ آپ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ

کی بھی کوئی کتاب پڑھ لیں اور دیکھیں کہ انہوں نے اس کے متعلق کیا لکھا ہے۔ آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا۔ محمود ذرا مولوی صاحب کی کتاب تصدیق براہین احمدیہ لاؤ۔ اور مجھے سناؤ۔ چنانچہ میں وہ کتاب لایا اور آپ نے نصف گھنٹہ تک کتاب سنی اس کے بعد فرمایا اس کو واپس رکھ آؤ۔ اس کی ضرورت نہیں۔ اب تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب چشمۂ معرفت کو بھی پڑھو اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کی کتاب تصدیق براہین احمدیہ کو بھی دیکھو اور پھر سوچو کہ کیا ان دونوں میں کوئی بھی نسبت ہے اور کیا آپ نے کوئی نکتہ بھی اس کتاب سے اخذ کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اس کتاب میں

پیدائش عالم

اور حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق ایسے مسائل بیان فرمائے ہیں کہ ساری دنیا ششدر ہے اور تسلیم کرتی ہے کہ یہ لاینحل عقدے تھے۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حل کر دیا ہے یہ سب برکت جو ہمیں ملی ہے محض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ملی ہے۔ اب آپ لوگوں کا کام ہے کہ اپنی ساری زندگی آپ کے لائے ہوئے پیغام کی خدمت میں لگا دیں۔ اور کوشش کریں کہ آپ کے بعد آپ کی اولاد پھر اس کی اولاد اور پھر اس کی اولاد بلکہ آپ کی آئندہ ہزاروں سال تک کی نسلیں اس کی خدمت میں لگی رہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کو قائم رکھیں۔ مجھ پر

یہ بہتان لگایا گیا ہے

کہ گویا میں اپنے بعد اپنے کسی بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتا ہوں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اگر میرا کوئی بیٹا ایسا خیال بھی دل میں لائیگا تو وہ اسی وقت احمدیت سے نکل جائیگا بلکہ میں جماعت سے کہتا ہوں کہ وہ دعائیں کرے کہ خدا تعالیٰ میری اولاد کو اس قسم کے وسوسوں سے پاک رکھے۔ ایسا نہ ہو کہ اس پروپیگنڈا کی وجہ سے میرے کسی کمزور بچے کے دل میں خلافت کا خیال پیدا ہو جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوا آقا تھے اگر ان کی اولاد میں بھی کسی وقت یہ خیال پیدا ہوا۔

کہ وہ خلافت کو حاصل کریں تو وہ بھی تباہ ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ چیز خدا تعالیٰ نے اپنے قبضے میں رکھی ہوئی ہے اور جو خدا تعالیٰ کے مال کو اپنے قبضہ میں لینا چاہتا ہے۔ وہ چاہے کسی نبی کی اولاد ہو یا کسی خلیفہ کی۔ وہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے گھر میں چوری نہیں ہو سکتی چوری ادنیٰ لوگوں کے گھروں میں ہوتی ہے۔ اور قرآن کریم کہتا ہے۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم کہ مومنوں سے

خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے

کہ وہ انہیں اسی طرح خلیفہ بنائے گا۔ جیسے اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا۔ گویا خلافت خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے اور اس نے خود دینی ہے۔ جو اسے لینا چاہتا ہے۔ چاہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا ہو یا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا۔ وہ یقیناً سزا پائے گا۔ پس یہ مت سمجھو کہ یہ فتنہ جماعت کو کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے لیکن پھر بھی تمہارا یہ فرض ہے کہ تم اس کا مقابلہ کرو اور سلسلہ احمدیہ کو اس سے بچاؤ۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا تھا۔ کہ

واللہ یعصمک من الناس

وہ آپ کو لوگوں کے حملوں سے بچائے گا۔ اور

اللہ تعالیٰ کے وعدہ

سے زیادہ سچا اور کس کا وعدہ ہو سکتا ہے مگر کیا صحابہؓ نے کبھی آپ کی حفاظت کا خیال چھوڑا۔ بلکہ صحابہ رضؓ نے ہر موقع پر آپ کی حفاظت کی۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گھر سے باہر ہتھیاروں کی آواز سنی تو آپ باہر نکلے اور دریافت کیا۔ کہ یہ کیسی آواز ہے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم انصار ہیں۔ چونکہ ارد گرد دشمن جمع ہے اس لئے ہم ہتھیار لگا کر آپ کا پہرہ دے رہے ہیں اسی طرح جنگ احزاب میں جب دشمن حملہ کرتا تھا۔ تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف جاتا تھا۔ آپ کے ساتھ اس وقت صرف سات سو صحابہ تھے۔ کیونکہ پانچ سو صحابہ رضؓ کو آپ نے عورتوں کی حفاظت کے لئے مقرر کر دیا تھا اور دشمن کی تعداد اس وقت سولہ ہزار سے زیادہ تھی۔ لیکن اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح ہوئی اور دشمن ناکام و نامراد رہا۔ میور جیسا دشمن اسلام لکھتا ہے۔ کہ اس جنگ میں مسلمانوں کی فتح اور کفار کے شکست کھانے کی یہ وجہ تھی کہ کفار نے مسلمانوں کی اس محبت کا جو

انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے تھی۔ غلط اندازہ لگایا تھا۔ وہ خندق سے گزر کر سیدھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمے کا رخ کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے مسلمان مرد عورتیں اور بچے سب ملکر ان پر حملہ کرتے اور ایسا دیوانہ وار مقابلہ کرتے کہ کفار کو بھاگ جانے پر مجبور کر دیتے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر کفار یہ غلطی نہ کرتے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمے کی بجائے کسی اور جہت میں حملہ کرتے تو وہ کامیاب ہوتے۔ لیکن وہ سیدھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمے کا رُخ کرتے تھے اور مسلمانوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نہایت محبت تھی وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ دشمن آپ کی ذات پر حملہ آور ہو۔ اس لئے وہ بے جگری سے حملہ کرتے اور

کفار کا مونہہ توڑ دیتے

ان کے اندر شیر کی سی طاقت پیدا ہو جاتی تھی اور وہ اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ یہ وہ سچی محبت تھی۔ جو صحابہ رضؓ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تھی۔ آپ لوگ بھی ان جیسی محبت اپنے اندر پیدا کریں۔ جب آپ نے انصار کا نام قبول کیا ہے تو ان جیسی محبت بھی پیدا کریں آپ کے نام کی نسبت خدا تعالیٰ سے ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اس لئے تمہیں بھی چاہیئے کہ خلافت کے ساتھ ساتھ انصار کے نام کو ہمیشہ کیلئے قائم رکھو۔ اور ہمیشہ دین کی خدمت میں لگے رہو کیونکہ اگر خلافت قائم رہے گی۔ تو اس کو انصار کی بھی ضرورت ہوگی۔ خدام کی بھی ضرورت ہوگی اور اطفال کی بھی ضرورت ہوگی۔ ورنہ اکیلا آدمی کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اکیلا نبی بھی کوئی کام نہیں کر سکتا۔ دیکھو حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حواری دئے ہوئے تھے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضؓ کی جماعت دی۔ اسی طرح اگر خلافت قائم رہے گی۔ تو ضروری ہے کہ اطفال الاحمدیہ۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ بھی قائم رہیں۔ اور جب

یہ ساری تنظیمیں قائم رہینگی

تو خلافت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم رہے گی کیونکہ جب دنیا دیکھے گی کہ جماعت کے لاکھوں لاکھ آدمی خلافت کے لئے جان دینے پر تیار ہیں تو جیسا کہ میور کے قول کے مطابق جنگ احزاب کے موقع پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ پر حملہ کرنے کی وجہ سے حملہ آور بھاگ جانے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ اسی طرح دشمن ادھر رخ کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ وہ سمجھے گا کہ اس کے لئے

لاکھوں اطفال خدام و انصار

جانیں دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے اگر اس نے حملہ کیا۔ تو وہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔ غرض دشمن کسی رنگ میں بھی آئے جماعت اس سے دھوکہ نہیں کھائیگی کسی شاعر نے کہا ہے۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

کہ تو کسی رنگ کا کپڑا پہن کر آجائے۔ تو کوئی بھیس بدل لے۔ میں تیرے دھوکہ میں نہیں آسکتا کیونکہ میں تیرا قد پہچانتا ہوں۔ اسی طرح چاہے خلافت کا دشمن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کی اولاد کی شکل میں آئے۔ اور چاہے۔ وہ کسی بڑے اور مقرب صحابی کی اولاد کی شکل میں آئے۔ ایک مخلص احمدی اسے دیکھکر یہی کہے گا۔ کہ

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

یعنی تو کسی رنگ میں بھی آ۔ اور کسی بھیس میں بھی آ۔ میں تیرے

دھوکہ میں نہیں آسکتا

کیونکہ میں تیری چال اور قد کو پہچانتا ہوں۔ تو چاہے مولوی محمد علی صاحب کا جبہ پہن لے۔ چاہے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کا جبہ پہن لے یا حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد کا جبہ پہن لے۔ میں تمہیں پہچان لوں گا۔ اور تیرے دھوکہ میں نہیں آؤنگا مجھے راولپنڈی کے ایک خادم نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ شروع شروع میں اللہ رکھا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مری کے امیر کے نام مجھے ایک تعارفی خط لکھدو۔ میں نے کہا میں کیوں لکھوں۔ مری جاکر پوچھ لو کہ وہاں کی جماعت کا کون امیر ہے۔ مجھے اس وقت فوراً خیال آیا کہ یہ کوئی منافق ہے چنانچہ میں نے لاحول پڑھنا شروع کر دیا اور آدھ گھنٹے تک پڑھتا رہا اور سمجھا کہ شاید مجھ میں بھی کوئی نقص ہے۔ جس کی وجہ سے یہ منافق میرے پاس آیا ہے تو

احمدی عقلمند ہوتے ہیں

وہ منافقوں کے فریب میں نہیں آتے کوئی کمزور احمدی ان کے فریب میں آجائے تو اور بات ہے ورنہ اکثر احمدی انہیں خوب جانتے ہیں۔

اب انہوں نے لاہور میں

اشتہارات چھاپنے شروع ہیں

جب مجھے بعض لوگوں نے یہ اطلاع دی تو میں نے کہا گھبراؤ نہیں۔ پیسے ختم ہو جائیں گے تو خود بخود اشتہارات بند ہو جائیں گے۔

مجھے لاہور سے ایک دوست نے لکھا کہ ان لوگوں نے یہ سکیم بنائی ہے کہ وہ اخباروں میں شور مچائیں اور اشتہارات شائع کریں وہ دوست نہایت مخلص ہیں اور منافقین کا بڑے جوش سے مقابلہ کر رہے ہیں ۔ مگر منافق اُسے کذاب کا خطاب دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص یونہی ہمارے متعلق خبریں اڑاتا رہتا ہے ۔ لیکن ہم اُسے جھوٹا کیونکر کہیں ۔ ادھر ہمارے پاس یہ خبر پہنچی کہ ان لوگوں نے یہ سکیم بنائی ہے کہ اشتہارات شائع کئے جائیں اور ادھر لاہور کی جماعت نے ہمیں ایک اشتہار بھیج دیا جو ان منافقین نے شائع کیا تھا اور جب بات پوری ہو گئی تو ہم نے سمجھ لیا کہ اس دوست نے جو خبر بھیجی تھی وہ سچی ہے ۔

میری دعا ہے

کہ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کو حقیقی انصار بنائے ۔ چونکہ تمہاری نسبت اس کے نام سے ہے ۔ اس لئے جس طرح وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اسی طرح وہ آپ لوگوں کی تنظیم کو بھی تا قیامت زندہ رکھے اور جماعت میں خلافت بھی قائم رہے اور خلافت کی سپاہ بھی قائم رہے ۔ لیکن ہماری فوج تلواروں والی نہیں ۔ ان انصار میں سے تو بعض ایسے ضعیف ہیں کہ ان سے ایک ڈنڈا بھی نہیں اٹھایا جا سکتا لیکن پھر بھی یہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج

ہیں اور ان کی وجہ سے احمدیت پھیلی ہے ۔ اور امید ہے کہ آئندہ خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ اور زیادہ پھیلے گی ۔ اور اگر جماعت زیادہ مضبوط ہو جائے تو اس کا بوجھ بھی انشاء اللہ ہلکا ہو جائے گا ۔ ورنہ انفرادی طور پر کچھ دیر کے بعد آدمی تھک جاتا ہے پس تم اپنے دوستوں اور رشتہ داروں میں احمدیت کی اشاعت کی کوشش کرو اور انہیں تبلیغ کرو تاکہ اگلے سال ہماری جماعت موجودہ تعداد سے دگنی ہو جائے اور تحریک جدید میں حصہ لینے والے دوگنا چندہ دیں اور پھر اپنی دعاؤں اور نیکی اور تقویٰ کے ساتھ نوجوانوں پر اثر ڈالو تاکہ وہ بھی دعائیں کرنے لگ جائیں اور

صاحب کشوف و رویا ہو جائیں

جس جماعت میں صاحب کشوف و رؤیا زیادہ ہو جاتے ہیں وہ جماعت مضبوط ہو جاتی ہے ۔ کیونکہ انسان کی دلیل سے اتنی تسلی نہیں ہوتی جتنی تسلی کشف اور رؤیا سے ہوتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو ۔

نمائندگان مجلس مشاورت سے اپیل

میں تمام امرائے جماعتہائے احمدیہ و نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۵۷ء کی خدمت میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ ان کا خالص مذہبی ادارہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار ہے اور جس کے کامیاب طلبہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی کے ماتحت اکناف عالم میں احمدیت اور اسلام کا پرچم لہرا رہے ہیں لہٰذا اس مقدس یادگار کی طرف اپنی خاص توجہ مبذول فرمائیں ۔ یہ ادارہ جماعت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کے طور پر ہے ۔

آپ حضرات اس مقدس یادگار کو کامیاب بنانے میں پورا حصہ لے کر ممنون فرمائیں اور اپنی اپنی جماعتوں میں تحریک فرمائیں کہ قابل اور لائق طلبہ جو پرائمری یا مڈل یا میٹرک پاس ہوں یا انڈر میٹرک ہوں وہ اس ادارہ میں داخل ہو کر دینی تعلیم حاصل کریں ۔ کیونکہ مذہبی جماعتوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان میں علماء تیار ہوتے رہیں اور اسی مقصد کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ کے دو عظیم الشان عالم یعنی حضرت مولوی عبد الکریم صاحب اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب کی وفات پر مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس ادارہ کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ پرائمری پاس میٹرک تک کے ہونہار طلباء کو اس مدرسہ میں تعلیم کے لئے آگے لایا جائے ۔ فراہمی کتب کے ذریعہ امداد کی جائے گی ۔ دینی علوم کے علاوہ ساتھ ہی مروجہ علوم دنیوی کی تعلیم بھی دی جائے گی ۔ ہونہار طلبہ کو حسب گنجائش وظیفہ بھی دیا جا سکے گا ۔

میں آپ سے امید رکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے پوری پوری توجہ فرمائیں اور اب جبکہ سال شروع ہو رہا ہے ۔ مجلس مشاورت سے فارغ ہوتے ہی آپ اپنی پہلی فرصت میں کوشش فرمائیں کہ ایسے طلبہ ۱۵ ؍ اپریل ۱۹۵۷ء تک ربوہ پہنچ جائیں ۔ کیونکہ ۱۶ ؍ اپریل کو ان کا انٹرویو ہوگا ۔ خوشخطی اور انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کو داخلہ دیا جائیگا ۔

(۲) رمضان کے ایام میں جماعتوں کی طرف سے تراویح کے لئے زیادہ سے زیادہ حفاظ کا مطالبہ ہوتا رہتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ جماعت میں زیادہ سے زیادہ حفاظ تیار تیار کئے جائیں اس کام کو باحسن وجوہ انجام دینے کیلئے جامعہ احمدیہ میں ایک حافظ کلاس بھی جاری ہے مہربانی فرما کر ایسے ذہین طلباء کو جو قرآن شریف حفظ کرنے کا شوق رکھتے ہوں انہیں مرکز میں بھجوائیں انشاء اللہ ایسے طلباء کو بھی وظیفہ دیا جائے گا ۔

محمد نذیر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

ریزولیوشن ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
بر وفات محترمہ استانی محمدی بی صاحبہ مولوی فاضل مرحومہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ممبرات استانی محمدی بی صاحبہ مولوی فاضل کی اچانک وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں ۔ استانی محمدی بی صاحبہ احمدی جماعت کی لائق عورتوں میں سے تھیں ۔ رمضان میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ماتحت جو تعلیم القرآن کلاس منعقد ہوا کرتی ہے اس میں شامل ہونے والی طالبات کی نگرانی کا کام ان کے سپرد ہوا کرتا تھا ۔ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کو بلند درجات عطا کرے ۔ آمین

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ممبرات مکرمہ استانی مریم صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں ۔

ضرورت رشتہ

ایک شریف خاندان ۔ تعلیم یافتہ ۔ برسر روزگار ۔ مخلص احمدی نوجوان کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں ۔

عبد اللہ ۔ معرفت ناظر امور عامہ ۔ ربوہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی
سالانہ جلسہ کی تقاریر شائع ہو گئیں

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی وہ تقاریر جو حضور نے جلسہ سالانہ ۵۶ء کو فرمائی تھیں مجلس مشاورت کے موقع پر شائع ہو رہی ہیں ۔

ان تقاریر کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا تھا کہ سب دوستوں کو ان کا مطالعہ کرنا چاہئیے اور پھر امتحان بھی دینا چاہئیے ۔ اس لئے جماعت کے امراء صاحبان اپنی اپنی جماعت کی تعداد کے لحاظ سے مجلس مشاورت کے موقعہ پر یہ تقاریر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے حاصل کریں ۔ ہر دو تقاریر جو علیحدہ علیحدہ کتابی صورت میں شائع ہوئی ہیں ان کی قیمت ایک روپیہ فی کاپی ہوگی ۔ اگر پچاس یا سو کی تعداد میں اکٹھی خریدی جائیں تو پھر بارہ آنے میں مل سکیں گی ۔

جلال الدین شمس

السابقون الاولون کی پانچ ہزاری فوج کی تاریخی کتاب

احباب کرام کی اطلاع کے لئے عرض کیا جاتا ہے کہ بفضل خدا پانچ ہزاری فوج کی انیس سالہ کتاب تکمیل کے آخری مراحل طے کر رہی ہے ۔ تھوڑا سا کام باقی ہے جو انشاء اللہ چند یوم تک پورا ہو جائے گا ۔ اب دفتر اس تاریخی کتاب کی طباعت وغیرہ کا انتظام کر رہا ہے ۔ چنانچہ کاغذ منگوایا جا رہا ہے ۔

وہ احباب جن کے ذمہ تھوڑا بہت بقایا ہے اگر وہ اس تاریخی کتاب سے اپنا نام کٹوانا نہیں چاہتے تو اپنا بقایا صاف فرمائیں ۔ تا ان کا نام بوجہ بقایا کاٹا نہ جائے ۔

وکیل المال تحریک جدید ۔ ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (دفتر سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۴۵۲۵ میں بشیر احمد زاہد ولد محمد ابراہیم صاحب قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ والد صاحب بقید حیات ہیں۔ میری اس وقت آمدنی بذریعہ ملازمت ماہوار ۷۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ بشیر احمد زاہد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ غلام حیدر بی اے۔ بی ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں

گواہ شد:۔ محمد اعظم بی۔ ایس۔ سی بی ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

نمبر ۱۴۵۲۴ میں بشیر الدین احمد سامی ولد سردار مصباح الدین احمد قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ ۱/۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال کراچی ڈاکخانہ کراچی ضلع کراچی صوبہ کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمدن پر ہے۔ جو مبلغ ۱۲۱/۴/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمدن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ وارث ہوگی

العبد:۔ بشیر الدین احمد سامی $\frac{136}{G-E}$ گارڈن ایسٹ کراچی ۳

گواہ شد:۔ عبد المجید قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ عالم خاں سومی ۱۷/۴۸ ۵۶/۲ جیکب لائنز کراچی۔

نمبر ۱۴۵۲۲ میں احمد یحیٰ ولد فیروز احمد

قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں میری آمد اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ ۹۵/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد احمد یحیٰ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں۔

گواہ شد:۔ غلام حیدر ہیڈ ماسٹر و صدر ٹی۔ آئی ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

نمبر ۱۴۵۲۳ میں غلام احمد باجوہ ولد چوہدری فیض احمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دانہ زیدکا ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری آمد ماہوار بذریعہ ملازمت مبلغ ۶۰/-/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد:۔ غلام احمد باجوہ ولد چوہدری فیض احمد صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ سید نثار احمد نثار ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

عطیہ جات برائے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے ایک دو ماہ قبل لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ربوہ کی ضروریات کے لئے ایک تحریک الفضل میں شائع ہوئی تھی جس پر ایک دو جماعتوں اور چند ایک احباب نے حصہ لیا اور مندرجہ ذیل اشیاء مہیا کر کے اجر دارین حاصل کیا۔ ہم ان سب کے تہ دل سے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کار خیر کا بہترین بدلہ عطا فرمائے اور مزید خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱) ازجانب لجنہ اماء اللہ کراچی

غلاف تکیہ ۲ عدد۔ تپائی پوش ۴ عدد۔ ٹرے پوش ۲ عدد۔ کٹورے تانبہ ۱۲ عدد۔ دیگچی تانبہ خورد ۳ عدد۔ تھالیاں تانبہ بڑی ۳ عدد۔ تھالیاں تانبہ خورد ۳ عدد۔ چمچے ۳ عدد۔ گلاس ۴ عدد۔ ڈونگے ۵ عدد۔ سوٹ کیس ٹین خورد ایک عدد۔ تالہ چابی ایک عدد

(۲) ازجانب لجنہ اماء اللہ کوئٹہ

دریاں بسترہ ۲ عدد۔ میز پوش پھول دار حاشیہ ۲ عدد۔ ٹرے پوش زرد حاشیہ ۲ عدد۔ میز پوش ریشمین پھولدار ایک عدد (مالیتی ۸/۴)۔ ڈائننگ شیٹ زرد رنگ ایک عدد (مالیتی ۱۰/- روپے) میز پوش بارڈر والا ایک عدد (مالیتی ۱۰/- ۵) دستر خوان خورد ۲ عدد

(۳) ازجانب حاجی فیض الحق خانصاحب کوئٹہ

دری مستعمل ایک عدد۔ دوہتی مستعمل ایک عدد

(۴) اہلیہ محترمہ حکیم شمیم احمد صاحب وزیر آباد

دستر خوان خورد دو عدد

(۵) ازجانب مرزا مبارک بیگ صاحب کراچی

بچگانہ فراک قمیص ۴ عدد۔ بچگانہ سلوار ایک عدد۔ کوٹ گرم بچگانہ ایک عدد۔ مردانہ اچکن لٹھ ایک عدد (لنگرخانہ کے غریب خادموں میں تقسیم کر دیئے گئے)

(۶) ازطرف بیوہ ہادی علی خانصاحب مرحوم

پیالی چینی ۶ عدد

(۷) بیوہ چوہدری حسین بخش صاحب مرحوم چک ۸۴ ضلع سرگودھا

رضائی ایک عدد۔ گدا ایک عدد۔ تکیہ ایک عدد

(۸) محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد صدیق صاحب

دری بسترہ ایک عدد

(۹) بیوہ مرحومہ سید ناصر شاہ صاحب مرحوم بذریعہ لفٹنٹ سید نصرت اللہ شاہ صاحب

چارپائی ایک عدد۔ دری بسترہ ایک عدد۔ چادر سفید ایک عدد

(۱۰) محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک اللہ رکھا صاحب نوشہرہ ککے زئیاں

تھال تانبہ سات عدد

(۱۱) احتشمد علی صاحب ملتان

دری بسترہ ایک عدد۔ بکس ڈبہ ایک عدد۔ چادر ایک عدد

(افسر لنگر خانہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

ہمارا ایک محکمانہ امتحان مؤرخہ ۱۸ مارچ سے شروع ہے۔ جس میں میرے علاوہ اور احمدی دوست بھی شریک ہو رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

احمد حیات دفتر ایم۔ اے۔ جی۔ راولپنڈی

مجلس مشاورت کا افتتاحی اجلاس - بقیہ صفحہ اول

اس کے بعد حضور نے ایک لمبی اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح حضور نے ایک روح پرور خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس مشاورت کے پہلے اجلاس کا افتتاح فرمایا۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کو ہدایت فرمائی کہ وہ انتخاب خلافتِ احمدیہ کے متعلق مجلس علماء سلسلہ احمدیہ کا مرتب کردہ ریزولیوشن پڑھیں۔

مولانا ابوالعطاء صاحب کی تقریر

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے تشہد و تعوذ کے بعد پہلے خلافت کی اہمیت اور جماعت احمدیہ میں خلافت کے قیام اور اس کے اجراء پر روشنی ڈالی۔ نیز حالیہ فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کو واضح کیا کہ کسی شخص کا جاہ طلبی کی خاطر خلافت کے لئے کوشش کرنا ازرو ئے اسلام قطعی ناجائز اور حرام ہے۔ کیونکہ خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے

آپ نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ مخرجین کی طرف سے جاہ طلبی کی خاطر خلافت حاصل کرنے کی کوششیں ابھی تک جاری ہیں اس کے ثبوت میں آپ نے ایک نہایت ذمہ دار اور معزز رکن کی تازہ شہادت اور ان لوگوں میں سے ایک شخص کا خط پڑھ کر سنایا۔ آپ نے کہا ان حالات میں ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ انتخاب خلافت احمدیہ کے متعلق ایسے ذرائع اختیار کرے جن کے نتیجے میں آئندہ کے لئے ایسی شرارت کا احتمال تک نہ رہے اس کی تائید میں آپ نے پرانے علماء میں سے ابن خلدون۔ شیخ رشید رضا المصری۔ ابوالحسن الماوردی نیز ڈاکٹر محمد یوسف صاحب پی ایچ ڈی لیکچرار عربی۔ علیگڑھ یونیورسٹی کی کتب کے متعدد حوالے پڑھ کر سنائے اور کہا اب میں وہ قرار داد پڑھتا ہوں جو شریعت اسلامیہ اور پرانے علماء کی تحقیقات کی روشنی میں مجلس علماء سلسلہ احمدیہ نے مرتب کی ہے (اس مرحلہ پر آپ نے انتخاب خلافتِ احمدیہ کے متعلق مجلس علماء سلسلہ احمدیہ کی مرتب کردہ قرار داد کا متن پڑھ کر سنایا۔ یہ قرار داد کل کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے)

مخالفانہ رائے ظاہر کرنے کی کھلی اجازت

بعدہ حضور ایدہ اللہ نے نمائندگان شوریٰ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتوں نے اپنے نمائندوں سے قسمیں لی ہیں کہ وہ شوریٰ میں اس قرار داد کی تائید کریں گے۔ اس پر بعض مخلصین نے اعتراض کیا ہے کہ ہم نے تو اپنے ایمان بالخلافت کی وجہ سے اس کی تائید کرنی تھی نہ کہ جماعت کے ڈر کی وجہ سے اس طرح ہمارے لئے ثواب کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے ان کی یہ بات درست ہے۔ اس لئے جن دوستوں نے اپنی جماعتوں کے سامنے حلف اٹھایا ہے۔ میں ان سب کو اس حلف سے آزاد کرتا ہوں خلافت کو خدا تعالےٰ نے قائم رکھنا ہے۔ جو شخص بھی ووٹ دے اپنے ایمان کی وجہ سے ووٹ دے اور یہ سمجھ کر ووٹ دے کہ اس نے اپنی عاقبت سنوارنے کے لئے ووٹ دینا ہے نہ کہ اپنی جماعت کے ڈر سے۔ اگر کوئی شخص سمجھتا ہے کہ یہ طریق درست نہیں ہے تو وہ اس کے حق میں ووٹ نہ دے۔ اور ایسا نمائندہ اپنی جماعت سے نہ ڈرے۔

قرار داد کی تائید میں والہانہ اظہار رائے

اس کے بعد حضور نے جب ہدایت فرمائی کہ جو نمائندگان اس قرار داد کے حق میں ہوں وہ کھڑے ہو جائیں تو بلا استثناء تمام نمائندگان یکدم والہانہ انداز سے اپنی اپنی جگہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ عجب روح پرور منظر تھا۔ ہال کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک شمع خلافت کے پروانے کھڑے ہو کر نظام خلافت کے ساتھ دلی وابستگی اور اسے قیامت تک جاری رکھتے چلے جانے کے عزم بالجزم کا اظہار کر رہے تھے۔ ہر چہرے سے اخلاص و عقیدت اور والہانہ محبت کا جذبہ ظاہر ہو رہا تھا۔ جب رائے شماری کی گئی تو قرار داد کے حق میں رائے ظاہر کرنے والے ان نمائندگان کی تعداد ۱۴۲۳ نکلی۔ جو مشاورت میں شریک جملہ نمائندگان کی مجموعی تعداد کے مساوی تھی۔ اس پر حضور نے سب کو اپنی اپنی جگہ بیٹھنے کی ہدایت فرمائی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص اس قرار داد سے متفق نہ ہو تو وہ بھی کھڑا ہو جائے حضور کے بار بار فرمانے پر کوئی کھڑا نہ ہوا۔ اور اس طرح ۱۴۲۳ کے مقابلے میں مخالف رائے صفر ثابت ہوئی (م)

حضور ایدہ اللہ کی منظوری

اس پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بلا استثناء سب دوستوں نے اپنی مرضی سے اس کی تائید کی ہے۔ اس لئے میں اس تجویز کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں اللہ تعالےٰ اسکو سلسلہ اور اسلام کے لئے مبارک کرے۔ (باقی)